



کلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 6: پہلی فتح

نسیم حجازی (1914ء تا 1966ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. محمد بن قاسم کی فوج کی قیادت کس عمر میں ان کے سپرد کی گئی؟

(ا) پندرہ سال

(ب) سولہ سال

(ج) سترہ سال

(د) اٹھارہ سال

2. محمد بن قاسم کی فوج کا جلوس کس شہر میں دیکھا گیا؟

(ا) بصرہ

(ب) کوفہ

(ج) دمشق

(د) مکران

3. دمشق کے لوگ فوج کا جلوس کہاں کھڑے ہو کر دیکھ رہے تھے؟

(ا) مسجدوں میں

(ب) میدانوں میں

(ج) بازاروں اور چھتوں پر

(د) قلعوں پر

4. محمد بن قاسم کی روانگی کی اطلاع کن شہروں میں پہنچ چکی تھی؟

(ا) دمشق اور بصرہ

(ب) کوفہ اور بصرہ

(ج) مکہ اور مدینہ

(د) بغداد اور کوفہ

5. نو جوان عورتیں کن کو محمد بن قاسم کا ساتھ دینے پر آمادہ کر رہی تھیں؟

(ا) بھائیوں کو

(ب) بیٹوں کو

(ج) شوہروں کو

(د) سب کو

6. بصرہ کی عورتوں میں جہاد کا جذبہ کس کے باعث پیدا ہوا؟

(ا) محمد بن قاسم

(ب) نابید

(ج) زبیدہ

(د) حجاج بن یوسف

7. نابید کا مسئلہ کس کا مسئلہ سمجھا گیا؟

(ا) صرف بصرہ کی عورتوں کا

(ب) صرف کوفہ کی عورتوں کا

(ج) قوم کی ہر بہو بیٹی کا

(د) صرف مسلمانوں کا

8. محمد بن قاسم کی والدہ کس کام میں مصروف تھیں؟

(ا) فوجی تربیت

(ب) جہاد کی تبلیغ

(ج) اسلحہ سازی

(د) قلعہ بندی

9. زبیدہ نے نئے سپاہیوں کے لیے کیا قربان کیا؟

(ا) زمین

(ب) دولت

(ج) زیورات

(د) گھر

10. بصرہ کے بیت المال میں کیا بھر گیا؟

(ا) اناج

(ب) ہتھیار

(ج) سونا اور چاندی

(د) کپڑا

11. محمد بن قاسم نے بصرہ میں کتنے دن قیام کیا؟

(ا) ایک دن

(ب) دو دن

(ج) تین دن

(د) چار دن

12. مکران کے گورنر کا نام کیا تھا؟

(ا) محمد بن ہارون

(ب) عبید اللہ

(ج) حجاج بن یوسف

(د) بہیم سنگھ

13. دیبل بھیجے گئے وفد میں سے کتنے افراد جان بچا سکے؟

(ا) ایک

(ب) دو

(ج) تین

(د) چار

14. دمشق سے روانگی کے وقت فوج کی تعداد کتنی تھی؟

(ا) تین ہزار

(ب) پانچ ہزار

(ج) سات ہزار

(د) دس ہزار

15. بصرہ سے روانگی کے وقت فوج کی مجموعی تعداد کتنی تھی؟

(ا) دس ہزار

(ب) گیارہ ہزار

(ج) بارہ ہزار

(د) پندرہ ہزار

16. گھڑ سوار سپاہیوں کی تعداد کتنی تھی؟

(ا) تین ہزار

(ب) چار ہزار

(ج) پانچ ہزار

(د) چھ ہزار

17. محمد بن قاسم کس راستے سے مکران پہنچے؟

(ا) بغداد

(ب) شیراز

(ج) کوفہ

(د) مدینہ

18. لسبیلہ کس قسم کا علاقہ تھا؟

(ا) میدانی

(ب) صحرائی

(ج) پہاڑی

(د) ساحلی

19. لسبیلہ کے سندھی گورنر کی مدد کے لیے کون آیا؟

(ا) رستم

(ب) عبید اللہ

(ج) بہیم سنگھ

(د) محمد بن ہارون

20. بہیم سنگھ کے پاس کتنی فوج تھی؟

(ا) پانچ ہزار

(ب) چھ ہزار

(ج) سات ہزار

(د) آٹھ ہزار

21. پہاڑی حملوں میں زیادہ مشکل کس کو پیش آئی؟

(ا) پیادہ فوج

(ب) گھڑ سوار

(ج) شتر سوار

(د) تیر انداز

22. رات کے وقت کتنی فوج پہرہ دیتی تھی؟

(ا) آدھی فوج

(ب) ایک تہائی

(ج) ایک چوتھائی

(د) پوری فوج

23. جاسوس نے قلعہ کس سمت میں ہونے کی خبر دی؟

(ا) جنوب

(ب) مشرق

(ج) مغرب

(د) شمال

24. بعض سالاروں نے کس راستے کا مشورہ دیا؟

(ا) پہاڑی

(ب) صحرائی

(ج) سمندری ساحل والا

(د) جنگلاتی

25. محمد بن قاسم قلعہ کب فتح کرنا چاہتے تھے؟

(ا) دوپہر

(ب) شام

(ج) رات

(د) سورج نکلنے سے پہلے

26. قلعہ پر حملے کے لیے محمد بن قاسم کتنے سپاہی ساتھ لے جانا چاہتے تھے؟

(ا) تین سو

(ب) چار سو

(ج) پانچ سو

(د) ایک ہزار

27. محمد بن قاسم نے اپنی غیر موجودگی میں کسے مقرر کیا؟

(ا) زبیر

(ب) محمد بن ہارون

(ج) عبید اللہ

(د) بہیم سنگھ

28. زبیر کو کس عہدے پر رکھا گیا؟

(ا) سپہ سالار

(ب) نائب

(ج) قلعہ دار

(د) مشیر

29. محمد بن قاسم کے مطابق مسلمان کس کے لیے لڑتے ہیں؟

(ا) بادشاہوں کے لیے

(ب) سالاروں کے لیے

(ج) قوم کے لیے

(د) خدا کے لیے

30. محمد بن قاسم کس بننے کی دعا کرتے ہیں؟

(ا) رستم

(ب) سعد بن وقاص

(ج) مثنیٰ

(د) خالد بن ولید

❖ خلاصہ: پہلی فتح

یہ سبق محمد بن قاسم کی تاریخی مہم کا بیان ہے، جس میں ایک کم عمر مگر باصلاحیت سپہ سالار کی قیادت، عوامی جذبہ، اور مضبوط نظریاتی یقین کو نمایاں کیا گیا ہے۔ دمشق سے روانگی کے وقت محمد بن قاسم کی عمر صرف سترہ سال تھی، مگر اس کے باوجود اسے ایک عظیم فوج کی قیادت سونپی گئی۔ دمشق سے بصرہ تک مختلف شہروں کے لوگ، نوجوان، بوڑھے اور کم سن لڑکے اس فوج میں شامل ہوتے گئے۔ کوفہ اور بصرہ کی عورتوں نے بھی غیر معمولی کردار ادا کیا اور اپنے شوہروں، بیٹوں اور بھائیوں کو جہاد کے لیے تیار کیا۔

بصرہ میں زبیدہ کی تبلیغ نے عورتوں میں ایسا جوش پیدا کیا کہ نابید کا مسئلہ پوری قوم کی بیٹیوں کا مسئلہ سمجھا جانے لگا۔ عورتوں نے اپنے زیورات قربان کر دیے اور بیت المال کو سونے اور چاندی سے بھر دیا۔ محمد بن قاسم کی والدہ نے بھی خرابی صحت کے باوجود عورتوں میں جہاد کی تبلیغ کی۔ اس دوران دیبل سے آنے والی خبر کہ مسلمانوں کے وفد کو قتل کر دیا گیا ہے، عوام کے غصے اور جذبے کو مزید بھڑکا دیتی ہے۔

فوج کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ کر بارہ ہزار ہو گئی۔ مکران اور لسبیلہ کے دشوار پہاڑی علاقوں میں مسلمان فوج کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھیم سنگھ نے آٹھ ہزار فوج کے ساتھ ایک مضبوط قلعے سے اچانک حملے شروع کر دیے، خاص طور پر شتر سوار دستے ان حملوں سے زیادہ متاثر ہوئے۔ دشمن کی چالاک جنگی حکمت عملی کے باعث رات کو بھی فوج کو سخت پہرہ دینا پڑتا تھا۔

ایک جاسوس کی اطلاع پر محمد بن قاسم نے دشمن کے مضبوط قلعے پر حملے کا فیصلہ کیا، حالانکہ بعض سالار ساحلی راستہ اختیار کرنے کے حق میں تھے۔ محمد بن قاسم نے دلیل دی کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہیں ہوتا، آگے بڑھنا خطرناک ہے۔ اس نے خود پانچ سو پیادہ سپاہیوں کے ساتھ قلعے پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور باقی فوج کو پیش قدمی جاری رکھنے کا حکم دیا۔

بوڑھے سالار کی تشویش کے جواب میں محمد بن قاسم نے قادسیہ کی مثال دے کر واضح کیا کہ مسلمان افراد یا سالاروں کے لیے نہیں بلکہ خدا کے لیے لڑتے ہیں۔ اس کا ایمان، خود اعتمادی اور قربانی کا جذبہ اس سبق کا مرکزی پیغام ہے۔ آخر میں اس نے زبیر کو فوج کے ساتھ رہنے کا حکم دیا اور محمد بن ہارون کو اپنی جگہ مقرر کیا۔

یہ سبق قیادت، قربانی، ایمان، اجتماعی جدوجہد اور اسلامی تاریخ کے درخشاں کردار محمد بن قاسم کی عظمت کو نمایاں کرتا ہے۔

سیاق و سباق اور تشریح

پیراگراف نمبر 1:

محمد بن قاسم کی قیادت میں اسلامی فوج کی روانگی تاریخ عالم کا ایک انوکھا واقعہ ہے کیونکہ صرف سترہ سال کی عمر میں اسے فوج کی کمان سونپی گئی۔ دمشق میں لوگ بازاروں اور مکانوں کی چھتوں پر کھڑے اس عظیم لشکر کو دیکھ رہے تھے۔ اس نوجوان سالار کی شخصیت میں ایسا اعتماد اور وقار تھا کہ راستے کے ہر شہر اور بستی سے لوگ اس کے ساتھ شامل ہوتے گئے۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی سندھ کی فتح کے واقعے کا ابتدائی حصہ بیان کرتی ہے۔ یہاں نوجوان کمانڈر کی قیادت، اس کی جوانی میں شجاعت اور عوام میں اس کی شخصیت کے اثرات دکھائے گئے ہیں۔ مصنف نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ کس طرح ایک نوجوان کے حوصلے اور قیادت کی صلاحیت نے لوگوں کو متاثر کیا اور فوج میں شمولیت کے لیے راغب کیا۔ یہ پیراگراف واقعے کے آغاز میں فوج کی روانگی اور محمد بن قاسم کے وقار کا پس منظر فراہم کرتا ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں محمد بن قاسم کی قیادت، اعتماد اور شجاعت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ سترہ سال کی کم عمری میں فوج کی کمان سنبھالنا غیر معمولی بات تھی، جس سے قاری کو نوجوان کمانڈر کی صلاحیت اور حوصلہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ عوام کی طرف سے استقبال اور ہر شہر سے شامل ہونے والے لوگ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ محمد بن قاسم کی شخصیت میں اتنی کشش اور وقار تھا کہ لوگ خود بخود اس کے ساتھ شامل ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ اس پیراگراف سے قاری یہ سبق بھی حاصل کرتا ہے کہ قائد کی صلاحیت، اعتماد اور قیادت کا جذبہ مجموعی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور نوجوان بھی غیر معمولی کارنامے انجام دے سکتے ہیں اگر ان میں حوصلہ اور حکمت ہو۔

پیراگراف نمبر 2:

کوفہ اور بصرہ کی عورتوں نے اس جہادی مہم میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ مائیں اپنے بیٹوں کو، بیویاں اپنے شوہروں کو اور بہنیں اپنے بھائیوں کو محمد بن قاسم کے ساتھ جانے پر آمادہ کرتی رہیں۔ زبیدہ کی تبلیغ سے عورتوں میں یہ شعور پیدا ہوا کہ ناپید کا مسئلہ پوری قوم کی بیٹیوں کا مسئلہ ہے۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی سندھ کی پہلی فتح کے موقع پر عوام اور خصوصاً عورتوں کی حمایت اور کردار کو بیان کرتی ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ مکران، بصرہ اور کوفہ کی عورتیں کس طرح اس جہادی مہم میں حصہ لینے والے مردوں کی حوصلہ افزائی کر رہی تھیں۔ زبیدہ کی تبلیغ عورتوں میں شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بنی کہ ناہید کی حالت اور ظلم صرف ایک شخص کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری قوم کے لیے باعث فکر ہے۔ یہ پیراگراف اس بات کا پس منظر فراہم کرتا ہے کہ عوامی حمایت اور اجتماعی جذبہ کامیابی میں کس حد تک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں عورتوں کی حوصلہ افزائی اور فعال کردار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مائیں، بہویں اور بہنیں اپنے مردوں کو جہاد کے لیے آمادہ کر رہی تھیں، جو ایک مضبوط قومی اور مذہبی جذبے کی علامت ہے۔ زبیدہ کی تبلیغ نے عورتوں میں یہ شعور پیدا کیا کہ ظلم کے خلاف مزاحمت صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا فرض ہے۔ اس پیراگراف سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ عورتیں بھی معاشرتی اور قومی امور میں اثر انداز ہو سکتی ہیں اور مثبت تحریک کے لیے رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اجتماعی حوصلہ اور شعور کسی بھی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

پیراگراف نمبر 3:

زبیدہ نے نئے سپاہیوں کے لیے گھوڑوں اور اسلحے کا بندوبست کرنے کے لیے اپنے تمام زیورات بیچ دیے۔ اس کی تقلید میں بصرہ کے امیر و غریب گھروں کی لڑکیوں نے بھی زیورات قربان کیے۔ نتیجتاً چند ہی دنوں میں بصرہ کا بیت المال سونے اور چاندی سے بھر گیا، اور دوسرے شہروں کی خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی سندھ کی پہلی فتح کے دوران عوام کی مالی اور اخلاقی مدد کو بیان کرتی ہے۔ زبیدہ، جو خواتین میں رہنمائی اور تحریک کی علامت تھی، نے نئے سپاہیوں کے لیے خود اپنی دولت قربان کی۔ اس کے عمل نے بصرہ کی دیگر خواتین کو بھی اس مہم میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ چند دنوں میں جمع ہونے والی دولت سے سپاہیوں کے لیے رسد اور اسلحہ کا انتظام ممکن ہوا۔ یہ پیراگراف یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح عوام کی قربانی اور اجتماعی تعاون کسی بھی کامیابی کے لیے اہم ہے۔

تشریح:

اس عبارت میں زبیدہ کی مثالی قربانی اور قیادت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس نے نہ صرف خود اپنی دولت استعمال کی بلکہ دوسروں کو بھی تحریک دی کہ وہ وطن اور دین کے کام میں حصہ لیں۔ بصرہ کی خواتین کی قربانی اس بات کا مظہر ہے کہ غریب و امیر سب قومی اور مذہبی فلاح میں یکساں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس پیراگراف سے قاری یہ سبق حاصل کرتا ہے کہ کامیابی میں مالی و اخلاقی تعاون دونوں ضروری ہیں، اور قیادت صرف ہدایات دینے سے نہیں بلکہ خود عمل کرنے سے مضبوط ہوتی ہے۔ ساتھ ہی، یہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ کسی بھی مہم کی کامیابی کے لیے اجتماعی شعور اور قربانی لازمی ہے۔

پیراگراف نمبر 4:

بصرہ میں قیام کے دوران محمد بن قاسم کو معلوم ہوا کہ دیبل بھیجے گئے مسلمانوں کے وفد کو قتل کر دیا گیا ہے اور صرف دو نوجوان جان بچا سکے ہیں۔ اس اندوہناک خبر نے بصرہ کے عوام کے جذبات کو مزید بھڑکا دیا اور مسلمانوں میں غصے اور انتقام کی آگ تیز ہو گئی۔

سياق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی سندھ کی مہم کے دوران پیش آنے والے اہم حالات کو بیان کرتی ہے۔ دیبل میں بھیجے گئے وفد کے قتل کی خبر نے بصرہ کے عوام میں جوش و جذبہ پیدا کیا اور انہیں محمد بن قاسم کے ساتھ مل کر دشمن کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا۔ اس واقعے نے مہم کی اہمیت اور سنگینی کو ظاہر کیا اور مسلمانوں کے اندر انتقام اور بہادری کے جذبے کو مزید بڑھا دیا۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مسلمانوں کے جذبات اور قوم پرستی کو واضح کیا گیا ہے۔ دیبل کے وفد کے قتل کی خبر نے عوام میں غصے اور انتقام کی آگ بھڑکا دی، جس سے وہ محمد بن قاسم کے ساتھ مل کر دشمن کے خلاف لڑنے کے لیے مزید پر عزم ہو گئے۔ یہ واقعہ یہ سکھاتا ہے کہ مشترکہ دشمنی اور ناانصافی کے واقعات لوگوں کو متحد کر سکتے ہیں اور کسی مہم کی کامیابی میں عوامی جذبے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ اس پیراگراف سے قاری یہ بھی سمجھتا ہے کہ قیادت کے ساتھ عوام کا جذبہ اور یکجہتی کسی بھی مشکل جنگ یا مہم میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

پیراگراف نمبر 5:

دمشق سے روانگی کے وقت فوج کی تعداد پانچ ہزار تھی، مگر بصرہ سے روانہ ہوتے وقت یہ بارہ ہزار ہو گئی۔ محمد بن قاسم شیراز سے ہوتا ہوا مکران پہنچا۔ مکران اور لسبیلہ کے پہاڑی علاقوں میں دشوار راستوں اور دشمن کے حملوں کی وجہ سے مسلمانوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

سياق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی سندھ کی مہم کے سفر کے اہم پہلوؤں کو بیان کرتی ہے۔ دمشق سے روانگی پر فوج چھوٹی تھی، لیکن بصرہ سے عوام کی حمایت اور رضاکارانہ شمولیت کے باعث فوج کی تعداد بڑھ کر بارہ ہزار ہو گئی۔ مکران اور لسبیلہ کے پہاڑی علاقے، جو قدرتی رکاوٹیں اور دشمن کے مضبوط دفاعی نقاط رکھتے تھے، مسلمانوں کے لیے آزمائش کا سبب بنے۔ یہ پیراگراف مہم کی مشکل صورتحال اور فوجی جدوجہد کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں فوج کی بڑھتی ہوئی طاقت اور مشکلات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ابتدائی چھوٹے لشکر کے مقابلے میں عوامی تعاون سے فوج کی تعداد میں اضافہ ہوا، جو مہم کی کامیابی کے لیے اہم تھا۔ پہاڑی علاقے اور دشوار راستے مسلمانوں کے لیے فطری اور دشمنی کی طرف سے آنے والی رکاوٹیں تھیں، جنہوں نے ان کی حکمت عملی اور صبر کی صلاحیت کو پرکھا۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کامیابی صرف تعداد پر نہیں بلکہ قیادت، نظم، اور عوامی حمایت پر بھی منحصر ہوتی ہے۔

پیراگراف نمبر 6:

بہیم سنگھ نے آٹھ ہزار فوج کے ساتھ ایک مضبوط پہاڑی قلعے کو مرکز بنا کر مسلمانوں پر اچانک حملے شروع کر دیے۔ چھوٹے چھوٹے گروہ نمودار ہو کر تیر اور پتھر برساتے اور فوراً غائب ہو جاتے۔ یہ حملے خاص طور پر شتر سوار دستوں کے لیے نہایت پریشان کن ثابت ہوئے۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت محمد بن قاسم کی فوج اور سندھی راجا بہیم سنگھ کے درمیان پہاڑی علاقوں میں جنگ کی صورتحال بیان کرتی ہے۔ بہیم سنگھ نے قلعے کو اپنی حکمت عملی کا مرکز بنایا اور چھوٹے گروہوں کے ذریعے مسلمانوں پر غیر متوقع حملے کیے، تاکہ ان کی پیش قدمی رک جائے اور انہیں خوفزدہ کیا جا سکے۔ یہ پیراگراف مہم میں پہاڑی علاقوں کی مشکلات اور دشمن کی چالاکی کو واضح کرتا ہے۔

تشریح:

اس پیراگراف میں بہیم سنگھ کی حملہ آور حکمت عملی اور مسلمانوں کے لیے پیدا ہونے والی مشکلات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ چھوٹے گروہوں کے اچانک حملے، تیر اندازی اور پتھر پھینکنا، فوج کے شتر سوار دستوں کے لیے خاصا پریشان کن تھا۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ فوجی مہم میں دشمن کی چالاکی اور قدرتی رکاوٹیں منصوبہ بندی اور صبر کی اہمیت کو بڑھا دیتی ہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ چیلنج تھا کہ وہ نہ صرف دشمن کے حملوں کا مقابلہ کریں بلکہ اپنے قافلے اور سامان کی حفاظت بھی کریں۔

پیراگراف نمبر 7:

ایک جاسوس کی اطلاع پر محمد بن قاسم نے معلوم کیا کہ شمال میں ایک مضبوط قلعہ دشمن کا مرکز ہے۔ بعض سالاروں نے ساحلی راستہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا، مگر محمد بن قاسم نے واضح کیا کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہیں ہوتا، آگے بڑھنا خطرناک ہے۔ اس نے خود پانچ سو پیادہ سپاہیوں کے ساتھ قلعے پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اس مرحلے کی عکاسی کرتی ہے جب محمد بن قاسم کو پہاڑی علاقوں میں مسلسل حملوں کا سامنا تھا۔ جاسوس کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ دشمن ایک مضبوط قلعے کو مرکز بنا کر مسلمانوں کی پیش قدمی روک رہا ہے۔ بعض سالار احتیاطاً راستہ بدلنا چاہتے تھے، لیکن محمد بن قاسم نے اس قلعے کو فتح کرنا مہم کی کامیابی کے لیے لازمی قرار دیا۔

تشریح:

اس پیراگراف میں محمد بن قاسم کی دور اندیشی، جرات اور فیصلہ کن قیادت نمایاں ہوتی ہے۔ اس نے وقتی سہولت کے بجائے مستقل سلامتی کو ترجیح دی اور خود خطرہ مول لے کر قلعے پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ پانچ سو پیادہ سپاہیوں کے ساتھ آگے بڑھنا اس کے اعتماد اور قیادت کی علامت ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ بعض اوقات بڑی کامیابی کے لیے فوری خطرات کا سامنا کرنا ضروری ہوتا ہے اور ایک سچا رہنما خود مشکل کام کی ذمہ داری اٹھاتا ہے، دوسروں پر نہیں ڈالتا۔

■ پیراگراف نمبر 8:

بوڑھے سالار کی تشویش کے جواب میں محمد بن قاسم نے قادیسیہ کی جنگ کی مثال دے کر کہا کہ مسلمان بادشاہوں یا سالاروں کے لیے نہیں بلکہ خدا کے لیے لڑتے ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ مسلمانوں کی قوت ان کے ایمان میں ہے، نہ کہ کسی ایک شخصیت میں۔ یہی نظریہ اس کی قیادت اور قربانی کے جذبے کو نمایاں کرتا ہے۔

سیاق و سباق (Context):

یہ عبارت اس موقع کی عکاسی کرتی ہے جب سپاہ سالار محمد بن قاسم کی غیر موجودگی یا خطرہ پیش آنے پر بعض بزرگ سالار محتاط رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ محمد بن قاسم نے تاریخی مثال سے یہ واضح کیا کہ مسلمانوں کی اصل طاقت ان کے ایمان اور خدا پر بھروسے میں ہے، نہ کہ کسی ایک فرد کی موجودگی یا شہرت میں۔

تشریح:

اس پیراگراف میں محمد بن قاسم کا ایمان پر مبنی نظریہ اور قربانی کا جذبہ نمایاں ہے۔ اس نے یہ سکھایا کہ حقیقی قیادت صرف بہادری یا فوجی طاقت میں نہیں بلکہ روحانی قوت اور اللہ پر بھروسے میں ہے۔ مسلمانوں کو خدا کے لیے لڑنے کی تعلیم دی گئی، تاکہ وہ کسی سالار یا بادشاہ کی موت یا غیر موجودگی پر مایوس نہ ہوں۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان اور اصولوں پر قائم رہنے والا رہنما اپنی قوم کو ہر خطرے میں بھی مستحکم رکھ سکتا ہے اور حقیقی قیادت کا معیار صرف طاقت یا حکمت عملی نہیں بلکہ ایمان اور قربانی بھی ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.